تعارفِ کتبِ فقہ

کڑوی روٹی

کڑوی روٹی جناب پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز کی تازہ تالیف ہے جس میں مرگ کے موقع پر ہونے والی دعوتوں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر شرعی نقطہ نظر سے بحث کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں سوئم، دسواں، چالیسواں اور دیگر ایسی رسومات کے حوالہ سے مفصل گفتگو کی گئی ہے۔

تفصیلات کے لئے اس کتاب "کڑوی روٹی" کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔ کتاب کے آخر میں انہی رسومات کے بارے میں دورِ حاضر کے جید علماء کے فتاویٰ اور مذہبی اسکالرز کی آراء بھی شامل کی گئی ہیں۔

کتاب تمام بڑے شہروں کے معروف بک اسٹالوں پر دستیاب ہے۔ علاوہ ازیں اسکالرز اکیڈمی پوسٹ بکس 17887 گلشن اقبال کراچی کے پتہ پر خط لکھ کر (وی پی) منگائی جا سکتی ہے۔ (قیمت صرف 25 روپے)

ذیل میں اس کتاب کا ایک اقتباس یا "کڑوی روٹی کا ایک ٹکڑا" پیش کیا جاتا ہے:

ہندوپاک میں کڑوی روٹی اس مخصوص کھانے کا نام ہے جو کسی کے انتقال پر میت کے ورثا یا عزیز و اقارب مہمانوں کو پیش کرتے ہیں۔ یہ تو اس کی عرفی حیثیت ہے ورنہ دراصل اس سے مراد وہ کھانا ہے جو مرگ والے گھر میں اڑوس پڑوس والے یا رشتہ دار بھجواتے ہیں تاکہ مرنے والے کے لواحقین جو میت کے سوگ اور غم میں نڈھال ہیں ان کو کھلایا جا سکے۔ مختلف قبائل، خاندانوں اور برادریوں میں اس کھانے کے نام

مختلف ہیں مگر مفہوم سب کا ایک ہی ہے۔ عربوں کے ہاں اسے الوضیمہ کہا جاتا ہے۔ اردو زبان و ثقافت کے ماہرین اور عام طبقہ سے تعلق رکھنے والے افراد سے اس کا مشہور نام ''کڑوی روٹی'' ہی سنا گیا ہے بعض اسے کڑوا کھانا بھی بولتے ہیں۔ بعض ''میت کا کھانا'' کہتے ہیں۔ بروہی زبان میں یہ لنگڑی یا ''اول شام'' کہلاتا ہے۔ پشتو والے اسے دَغَم ڈوڈئی...... کہتے ہیں۔ کابل کے لوگوں کے ہاں اسے زھراؤ کہا جاتا ہے۔ سندھ میں اس کے لئے کاندیی جبی مانیی کا لفظ ہے جبکہ پنجاب کے بعض علاقوں میں اسے ''کوڑا وٹا'' کہا جاتا ہے۔

کڑوی روٹی اور رسم و رواج :

کڑوی روٹی کے سلسلہ میں علاقائی سطح پر بعض عجیب و غریب معاملات کا رواج ہو گیا ہے۔ مثلاً ایک رواج بعض خاندانوں میں یہ ہے کہ یہ روٹی وہ دے گا، یعنی اس کھانے کا اہتمام وہ کرے گا جس نے اپنی بیٹی مرنے والے کو یا اس کے بیٹوں کو بیاہی ہو۔ اگر دوسرے رشتہ دار اس کا اہتمام کرنا چاہیں تو مرنے والے کے سالے اور سسرال والے برا مناتے ہیں اور اسے اپنی حق تلفی سمجھتے ہیں۔ ایک گھرانے کا کوئی بھی فرد انتقال کرے اس کے ہاں کڑوی روٹی بھیجنے کا حق ان بچیوں یا خواتین کے والدین اور بھائیوں کا سمجھا جاتا ہے جو اس گھر میں بیاہ کے لائی گئی ہیں۔

کڑوی روٹی میں میٹھا :

بعض علاقوں میں یہ رواج بھی عام ہے کہ مرنے والا اگر ضعیف العمری میں انتقال کرے تو اس کی کڑوی روٹی میں میٹھا بھی شامل کیا جاتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہرگز نہیں کہ روٹیوں میں میٹھا ملایا جاتا ہے بلکہ سالن روٹی یا نمکین چاولوں کے ساتھ ساتھ میٹھے چاولوں یا کسی اور سویٹ ڈش کا اہتمام بھی ہوتا ہے جو اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ مرنے والا دنیا کی لذتیں چکھ کر اور ارمان پورے کر کے آخرت کو سدھارا ہے۔

کڑوی روٹی یا شادی کا کھانا؟

آج کل جہاں اور بہت سی معاشرتی برائیاں اور ناہمواریاں عام ہیں وہیں ایک تکلیف دہ امر یہ بھی ہے کہ غم اور سوگ کے ایسے مواقع پر کڑوی روٹی کا اہتمام کرنے والے اس بات کا خیال نہیں رکھتے کہ وہ میت والے گھر کھانا بھجوا رہے ہیں اور نہ کھانے والے اس کا لحاظ کرتے ہیں کہ وہ میت والے گھر کے مہمان ہیں، بلکہ ایسے مواقع پر بھی بالخصوص شہری علاقوں میں شادی بیاہ جیسا کھانا تیار کیا جاتا ہے۔ اور اس پر اٹھنے والے اخراجات اس لئے اور بھی بڑھ جاتے ہیں کہ کھانے والے صرف میت کے لواحقین نہیں ہوتے بلکہ اہل محلہ اور پوری برادری اس میں شریک ہوتی ہے۔ جیسے ہی میت کو دفنا کر واپس لوٹے۔ گرم گرم زردہ پلاؤ، بریانی اور قورمے کی دیگوں کے منہ کھلنے لگے۔ دستر خوان بچھا دیئے جاتے ہیں اور پنڈال کھانے والوں سے بھر جاتا ہے۔ بعض مواقع پر یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ کھانا کھاتے جاتے ہیں اور کھلانے والے کی برائی بھی کرتے جاتے ہیں، ایسے مواقع پر کھانے والوں کے آپس میں جو مکالمے سننے میں آتے ہیں وہ کچھ اس طرح ہیں۔ ”کیا بات ہے یار کوئی بوٹی ودٹی نظر نہیں آرہی، لگتا ہے ابا سے ناراضگی چل رہی تھی، بخشوانے کا ارادہ نہیں ہے۔

”ارے بھائی مرنے والے نے تو ساری زندگی ان کو کھلایا مگر یہ ایسی ناخلف اولاد ہے کہ مرحوم کی ساری دولت پر ہاتھ صاف کرنے کے چکر میں ہے، اللہ کی راہ میں ان کے ہاتھ سے کچھ نہیں نکلے گا۔“

اور یہ بات تو اب کوئی برائی میں شامل نہیں سمجھی جاتی کہ کھانے والے کھلانے والوں سے بلا تکلف مزید بوٹیاں لانے کی فرمائش کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔)

اسلام میں کڑوی روٹی کا تصور :

مندرجہ بالا باتیں تو رسم ورواج کے حوالے سے تھیں، اسلام میں کڑوی

روٹی کا تصور کیا ہے۔ اس کے لئے ہمیں ذخیرہ حدیث میں درج ذیل روایت ملتی ہے:

عن عبدالله بن جعفر رضی الله عنه قال لما جاء نَعُی جعفر قال النبی صلی الله علیه وسلم اصنعوا لِآلِ جَعفَر طَعَاماً فَقَد اَتَاهمُ مَا یُشغِلِهم.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان کے والد ماجد حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کیا جائے، وہ اس اطلاع کی وجہ سے ایسے حال میں ہیں کہ کھانے وغیرہ کی طرف توجہ نہ کر سکیں گے۔

یہ حدیث جامع ترمذی۔ سنن ابی داؤد اور سنن ابن ماجہ میں ہے۔

اس حدیث سے جو بات سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ میت کے لواحقین کے لئے عزیز و اقارب یا دوست احباب کھانے کا بندوبست کریں، کیونکہ وہ خود تو غم و پریشانی کی کیفیت سے دوچار ہونے کی وجہ سے اپنے لئے نہ کھانا تیار کر سکیں گے نہ انہیں کھانا کھانے کی ہوش ہو گی۔

بس اتنی سی بات ہے اس کے علاوہ اس میں نہ تو جنازے کے تمام شرکاء کے لئے کہیں کھانا تیار کرنے کا حکم ہے نہ تمام پرسہ دینے والوں کے لئے کھانا بھجوانے کا۔ علاوہ ازیں جس قدر غیر شرعی رسوم ایسے مواقع پر رائج ہو چکی ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ اس مسئلہ پر مزید گفتگو ہم ذرا آگے چل کر کریں گے۔

کڑوی روٹی کے اخراجات:

کڑوی روٹی کی اصل حقیقت تو مندرجہ بالا حدیث سے واضح ہو چکی کہ یہ

صرف میت کے گھر والوں کے لئے بھیجا جانے والا کھانا ہے جو انہیں اور ان کے ہاں دور دراز سے آئے ہوئے ایسے رشتہ داروں کو کفایت کرے جن کا اپنے گھروں کو فوری واپس جانا دشوار ہو، اور جو میت کے گھر والوں کے مہمان ہوں۔ مگر اس کا کیا کیا جائے کہ جہاں یہ صورت نہ ہو وہاں محض رسم کی خاطر ان تمام لوگوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے جو دور سے آئے ہوں یا نزدیک سے، رشتہ دار ہوں یا غیر رشتہ دار، حتیٰ کہ بعض مقامات پر پوری آبادی، یا بستی کی روٹی وہیں پکتی ہے اور پورا محلہ میت کے گھر سے کھاتا ہے۔ اور اس پر جو اخراجات اٹھتے ہیں وہ یا تو میت کے رشتہ دار پورے کرتے ہیں یا اس کے لواحقین و اہل خانہ، اور آج کل مہنگائی کے دور میں یہ اخراجات ہزاروں روپے تک جا پہنچتے ہیں۔

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ایک تو گھر کا سربراہ انتقال کر گیا اور اہل خانہ کا کوئی کمانے والا (فرض کیجئے) نہیں رہا، بیوی بچوں کو مستقبل میں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے وہ سب ان کی نگاہوں میں گھوم رہی ہیں، سربراہ خاندان کے انتقال کا صدام بوجہ محبت الگ ہے اور اوپر سے محض رسم ورواج کی خاطر اس "بڑے کھانے" کا اہتمام (اگرچہ قرض لیکر کرنا پڑے) ان کی جان کو ایک اور عذاب کی طرح لاحق ہے۔

﴿تفصیلات کے لیے کتاب "کڑوی روٹی" مطالعہ فرمائیں﴾

درود شریف کے فضائل و برکات پر مشتمل ایک خوبصورت کتاب بالکل مفت

ایتما، چاہت پلاسٹک انڈسٹریز

Shaikh Manzoor Ahmed

Plot No. 212 Timber Market, Ravi Road Lahore.